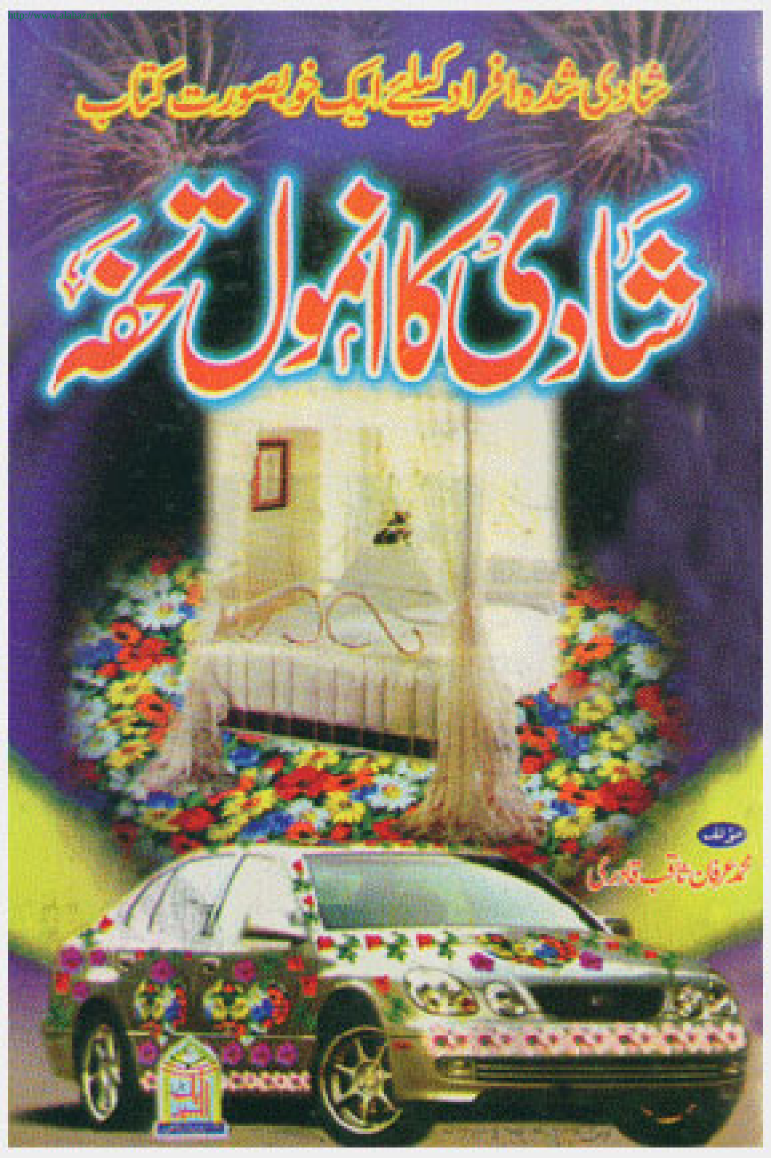

شادی شدہ افراد کیلئے ایک خوبصورت کتاب
شادی کا انمول تحفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معاشرے میں عورت کی حیثیت

معاشرے کی ابتداء اس وقت ہوئی جب حضرت آدم علیہ السلام اس دُنیا میں ظہور پذیر ہوئے اور انہی کی پسلی سے انسانیت کی والدہ حضرت حوا علیہا السلام جلوہ فرما ہوئیں یہ پہلا انسانی معاشرہ تھا جو اس دنیا میں معروضِ وجود میں آیا اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام اس معاشرے کے دو ابتدائی فرد تھے حضرت حوا علیہا السلام حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے تخلیق فرمائی گئیں ان کی تخلیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت حوا علیہا السلام حضرت آدم علیہ السلام کا جزو ہیں جزو کی کل کے بغیر کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور کل بڑی جزو کے بغیر نامکمل ہوتا ہے لہٰذا دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہوئے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے ظہور سے تخلیق انسانیت کا آغاز ہوا اور وجودِ حوا علیہا السلام سے انسانیت کی تکمیل ہوئی۔
حضرت آدم علیہ السلام کی تنہایوں کو قرار مل گیا انہیں اپنی زِندگی کا ساتھی وہمسفر مل گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

هنّ لباس لکم و أنتم لباس لهن

وہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

جب تم ایک دوسرے کیلئے لباس کی طرح زیبائش ہو، زِینت ہو، پردہ پوش ہو اور دائمی ساتھی وہمراز ہو تو پھر ان سے صِرف فرائض اور ذِمہ داریوں کا مطالبہ ہی کیوں کرتے ہو انکے حقوق کا بھی خیال رکھو کیونکہ حقوق وفرائض تمہارے درمیان ایک قدر مشترک ہیں جب تک اس اشتراک کو تسلیم نہیں کیا جاتا زِندگی میں بہار نہیں آسکتی مراد کہ پھول نہیں کھل سکتے منزل کا پھل نہیں مل سکتا۔

عورت پر اسلام کے احسانات

عورت پر اسلام کے بہت سے احسانات ہیں اسلام نے ہی عورت کو انسان کا درجہ دیا ہے اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اسلام نے عورت کو وہ تمام معاشرتی حقوق عطا کیے ہیں جن کی وہ مستحق تھی بحیثیت انسان عورت کو مرد کے برابر درجہ دیا اسلام نے عورت کو ہر حیثیت میں چاہے وہ ماں ہو یا بیٹی ہو، بہن ہو یا رفیقۂ حیات، انتہائی عزت وتکریم بخشی ہے اور مرد کا عورت کے ساتھ ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کا رِشتہ بنایا ہے عورت کو مقام ومرتبہ اور عزت یوں دی کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے رکھ دی۔ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیا لیکن اسے معاشی ذِمہ داریوں سے بری الذمہ قرار دیا ہے معاشی ذِمہ داریوں کا بوجھ مرد پر ڈالا ہے۔

وراثت میں حِصّہ

اسلام نے عورت کو میراث میں ہر حیثیت سے حصہ دار ٹھہرایا ہے چاہے وہ ماں کی حیثیت سے ہو یا بیٹی یا بہن کی حیثیت سے ہو۔

اسلام سے قبل عورت کی حالت

تاریخ انسانی کا مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے پہلے عورت ایک طویل عرصے سے مظلوم چلی آ رہی تھی عورت ہر قوم اور ہر خطہ میں مظلوم رہی ہے ۔یونان، روم ، عراق، عرب ، ہند اور چین میں ہر جگہ اس پر بے پناہ ظلم ہو رہا تھا۔ بازاروں میں اس کی خرید وفروخت ہوتی تھی ۔عورت کا کوئی ذاتی تشخص اور کوئی معاشرتی مقام موجود نہ تھا حیوانوں سے بدتر سلوک اس کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ یونان میں تو ایک لمبے عرصے تک یہ بحث جاری رہی کہ عورت کے اندر روح بھی ہے یا نہیں اہل عرب زمانہ جاہلیت میں عورت کے وجود کو موجب عیار سمجھتے تھے جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو اس کا شرم سے سر جھک جاتا تھا اور کوئی برداشت نہیں کرسکتا تھا کہ کوئی اس کا داماد بنے اسی لئے وہ لڑکی کو زندہ در گور کردیتے تھے عورتیں وارثت سے محروم تھیں۔

جدید یورپ اور عورت

جدید یورپ نے آزادی کے نام پر عورت کو ایک جانور بنادیا ہے جہاں نہ اخلاقی اقدار ہیں نہ مذہبی افکار بس عیاشی کا ایک آلہ ہے جسے مغربی مرد اپنے انداز سے استعمال کررہا ہے اور بے حیائی کے گہرے سمندر میں اسے یوں غرق کردیا ہے کہ اس میں باقی سب کچھ تو ہے مگر نسوانیت کی کوئی رعنائی باقی نہیں رہی ۔مردوں کے کام بھی اس کے ذِمے لگادیئے گئے ہیں۔ فیکٹریوں، دکانوں اور کھیتوں کو عورتوں کے حوالے کردیا گیا ہے کیونکہ وہ آزاد ہیں اور یہ آزادی کا ثمر ہے جو مرد حضرات نے اسے عطا کیا ہے۔

شادی کے بغیر عورت کا مستقبل

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جوڑے کی صورت میں بنایا ہے مرد اور عورت دونوں مل کر انسانیت کی تکمیل کرتے ہیں پھر زندگی کی نوعیت اس قسم کی ہے کہ اس ملاپ کا مستقل ہونا ضروری ہے اس مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ نے نکاح کا طریقہ مقرر کیا ہے۔ نکاح ایک مرد اور عورت کو مستقل خاندانی تعلق میں جوڑتا ہے اس طرح دونوں ایک دوسرے سے جڑ کر خود اپنے تقاضوں کی تکمیل کرتے ہیں اور معاشرے کے تقاضوں کی بھی شادی کے ذریعے عورت کو زندگی کا ایک ایسا ساتھی ملتا ہے جو اس کا ہر لحاظ سے خیال رکھتا ہے اور اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور عورت کو اپنی زندگی کا محافظ ونگران ملتا ہے رہبر ورہنما ملتا ہے جس سے عورت بالکل محفوظ ہوجاتی ہے اور اسے کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی۔

منگنی ازدواجی زندگی کا پہلا قدم

عورت کو نکاح کا پیغام اور دعوت دینا اور بات چیت کے بعد شادی کا عہد کرنا اور شادی کی بات پختہ کرلینا منگنی کہلاتا ہے۔ منگنی ازدواجی زندگی کی پہلی سیڑھی ہے یہ پہلا قدم سوچ سمجھ کر اور دانش مندی سے اُٹھانا چاہئے کیونکہ یہاں سے ہی ازدواجی زندگی کی بنیاد پڑتی ہے اور ازدواجی زندگی کی بنیاد منگنی ہی ہے اس مرحلے میں لڑکی اور لڑکا ایک دوسرے کا انتخاب کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اس مرحلہ میں جو انتخاب ہوجاتا ہے پھر اس انتخاب کو نکاح کے ذریعے رشتۂ ازدواج میں منسلک کردیا جاتا ہے ازدواجی زندگی کی کامیابی کا انحصار اس پہلے قدم پر ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ یہ قدم بڑا سوچ سمجھ کر چھان بین کرکے لڑکے اور لڑکی کی ذہنی ہم آہنگی کو دیکھتے ہوئے اُٹھانا چاہئے اس میں کسی قسم کی جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔

ازدواجی زندگی کا پہلا زینہ نیک خاوند اور نیک بیوی

ازدواجی زندگی کا پہلا زینہ یہ ہے کہ مرد اپنے لئے کسی ایسی عورت کا انتخاب کرے جو نیک، پاک باز، سلیقہ شعار، تعلیم یافتہ اور حسنِ اخلاق والی ہو اور مرد کو عورت کی صورت پر سیرت کو ترجیح دینا چاہئے اور عورت کو ایسے خاوند کا انتخاب کرنا چاہئے جو دین پر عمل کرنے والا ہو اور اخلاقِ حسنہ کا مالک ہو تعلیم یافتہ ہو عقل مند اور سمجھ دار ہو۔ حدیثِ مبارکہ ہے حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جسکے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کرادو اگر ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد رونما ہوگا۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے حسن و جمال کی وجہ سے اور اس کے حسب ونسب کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے لیکن دیکھو تم دین والی عورت سے نکاح کرنا تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

منگیتر کو دیکھنا

منگنی کرنے سے پہلے عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ضرور دیکھ لینا چاہئے یہ عجیب بات ہے کہ جن کی شادی ہونی ہے اور دونوں نے ایک دوسرے کا بستر بننا ہے اور جنہوں نے ایک ساتھ زندگی بسر کرنی ہے ان کا ایک دوسرے کو دیکھنا، بات چیت کرنا، ایک دوسرے کو پسند کرنا بہت معیوب تصوّر کیا جاتا ہے اور ان کو ایک دوسرے سے ملنے کی اجازت نہیں دی جاتی جو کہ اسلام کی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد کو اپنی پسند کی شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے، نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں۔

اگر مرد کو عورت دیکھنے کی اجازت ہی نہ دی جائے تو وہ عورت کو پسند کیسے کرے گا جب تک مرد عورت سے ملے گا نہیں، اس سے بات چیت نہیں کرے گا اور اس کو دیکھے گا نہیں تو مرد کی پسند اور ناپسند کا کس طرح پتا چلے گا اس لئے ضروری ہے کہ منگنی کے وقت مرد کو عورت سے گفتگو کرنے اور اسے دیکھنے کا موقع دیا جائے۔

بلا اجازت کسی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت

اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی آدمی کسی کی منگنی پر منگنی کرے یا کسی کی منگنی پر منگنی کا پیغام دے۔ احادیثِ مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے ایک بھائی کے دِل کو تکلیف اور حق تلفی ہوتی ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہے اور کسی مومن کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے یا اس کی منگنی پر منگنی کرے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

منگنی کے وقت عورت میں مندرجہ ذیل خصلتیں دیکھنی چاھئیں۔

حسن اخلاق ...... دین ...... حسن و جمال ...... کم مہر ...... اولاد پیدا کرنے والی ...... باکرہ ...... اچھے حسب و نسب والی ...... قریبی رِشتہ داروں میں سے ہو۔

درج ذیل خصلتوں والی عورتوں سے شادی کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

﴿ کسی عرب کا قول ہے کہ چھ قسم کی عورتوں سے نکاح مت کرو۔ ﴾

انانة ...... زیادہ رونے والی...... جو ہر وقت کراہتی اور آہ آہ کرتی رہے اور ہر وقت اپنا سر پٹی سے باندھے رکھے یعنی جو عورت دائم المرض یا تکلفاً مریضہ ہی رہے اس کے نکاح میں کچھ برکت نہیں۔

حنانة ...... کسی اور کی طرف میلان رکھنے والے...... حنانہ وہ عورت ہے جو اپنے پہلے شوہر پر یا اپنی اولاد پر جو پہلے شوہر سے ہو فریفتہ رہے تو ایسی عورت سے بھی اجتناب مناسب ہے۔

منانة ...... احسان جتلانے والی...... منانہ اس کو کہتے ہیں جو خاوند پر اکثر احسان جتائے کہ میں نے تیری خاطر یہ کیا اور وہ کیا۔

حلاقة ...... حلاقہ ایسی عورت کو کہتے ہیں جو خاوند کو خریداری پر تنگ کرے ہر طرف نظریں اُٹھانے والی ہو ہر چیز پر نظر ڈالتی رہے اور اس کی خواہش کرے۔

براقة ...... چہرہ چمکانے والی...... براقہ کے دو معنی ہیں ایک اہل حجاز کے موافق یعنی جو عورت دن بھر اپنے چہرے کے بناؤ سنگھار میں رہے تاکہ بناوٹ میں اسکے آب و تاب ہو جائے اور دوسرا معنی اہل یمن کے محاورے کے مطابق یعنی جو عورت کھانے پر روٹھے اور اکیلے ہی کھائے اور ہر چیز میں سے اپنا حصہ جدا کرے۔

شداقہ ...... منہ پھٹ بکواس کرنے والی...... شداقہ اس عورت کو کہتے ہیں جو ہر وقت بکتی رہے۔

نکاح کا معنیٰ و مفہوم

لسان العرب میں علامہ ابن منظور لکھتے ہیں کہ کلام عرب میں نکاح کا مطلب وَطی یعنی عمل ازدواج ہے اور تزوج کو یعنی شادی کو بھی نکاح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ عمل ازدواج کا سبب ہے۔

نکاح کی فضیلت

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نکاح کی فضیلت میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء نے نکاح کی فضیلت میں مبالغہ کیا اور کہا کہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے نکاح افضل ہے اور بعض دوسرے علماء نے کہا کہ نکاح میں فضیلت ہے لیکن عبادتِ الٰہی سے افضل نہیں ہے اور نفلی عبادات نکاح سے افضل ہیں تاوقتیکہ خواہشاتِ نفسانیہ اتنی بڑھ جائیں جس سے گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔

قرآنِ پاک کی روشنی میں نکاح کی فضیلت

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں نکاح کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ تم نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں۔ دو دو، تین تین اور چار چار۔

حدیث پاک کی روشنی میں نکاح کی فضیلت

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضورنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ میں سے نہیں۔ (سنن ابن ماجہ)

نصف دین کی حفاظت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ نکاح کر لیتا ہے تو اپنے نصف دین کو بچالیتا ہے اور باقی نصف (بچانے) کیلئے اللہ سے ڈرے۔

ترک نکاح کی ممانعت

اسلام نے انسان کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ نکاح کرنے پر ہر حوالے سے قادر ہو اور اس کے باوجود نکاح نہ کرے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضورنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترکِ نکاح کی درخواست ردّ فرمادی اور اگر آپ انہیں دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

نکاح کی شرعی حیثیت

واجب...... ایسے شخص کیلئے شادی کرنا واجب ہے جو غلبۂ شہوت کی حالت میں ہو کہ اس کیلئے صبر کرنا ممکن نہ ہو یہ کہ وہ نان و نفقہ اور حق مہر ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔

حرام...... ایسے شخص کیلئے شادی کرنا حرام ہے جسے گناہ میں پڑ جانے کا ڈر تو نہ ہو لیکن رزقِ حلال کیساتھ بیوی کا خرچہ نہ چلا سکتا ہو اس سے مباشرت کے لائق نہ ہو اگر دونوں صورتوں میں عورت راضی ہو تو پھر شادی کر سکتا ہے۔

سنتِ مؤکدہ...... نکاح اس صورت میں سنتِ مؤکدہ ہو جاتا ہے جب کوئی شخص نکاح کی خواہش رکھتا ہو لیکن یہ خواہش معتدل ہو اتنی شدید نہ ہو کہ شادی کے بغیر گناہ کا مرتکب ہو جائے گا۔

مباح...... نکاح اس شخص کیلئے مباح ہے جسے نکاح کی خواہش نہ ہو جیسے عمر رسیدہ شخص وغیرہ۔

مکروہ...... اس صورت میں شادی مکروہ ہے جبکہ وہ شادی کار ثواب کی انجام دہی سے باز رکھے۔

مستحب...... اگر کوئی نکاح کا خواہش مند تو ہو لیکن یہ اندیشہ نہ ہو کہ وہ گناہ میں ملوث ہو جائے گا تو شادی کر لینا مستحب ہے بشرطیکہ وہ شادی کا بوجھ برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

نکاح کے ارکان

ایجاب وقبول فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے، نکاح ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے:۔

ایجاب...... **ایجاب** وہ کلام ہے جو پہلے بولا جاتا ہے وہ مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے مثلاً مرد عورت سے یا عورت مرد سے کہے کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں یا کرتی ہوں۔

قبول...... **پہلے** (ایجاب) کے جواب کو قبول کہتے ہیں اس کے جواب میں عورت مرد کو یا مرد عورت کو کہے میں نے قبول کیا۔

نکاح کی شرائط

نکاح کی تین شرائط ہیں جن کا نکاح سے پہلے پایا جانا ضروری ہے:۔

عاقل ہونا...... **نکاح** کیلئے عقل کا ہونا ضروری ہے مجنون یا ناسمجھ بچے نے نکاح کیا تو نکاح منعقد نہیں ہوگا کیونکہ عقل اہلیت تعریف کی شرائط سے ہے۔

بالغ ہونا...... **بالغ** ہونا نفاذ نکاح کیلئے شرط ہے انعقاد نکاح کی نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے بالغ ہونے سے پہلے نکاح کرلیا تو نکاح تو ہوجائے گا لیکن نکاح کا نفاذ نہیں ہوگا۔

گواہ ہونا...... **نکاح** یعنی قبول کیلئے ضروری ہے کہ دو مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں۔ گواہ آزاد، عاقل، بالغ اور مسلمان ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے ہوں، پاگلوں کی گواہی قابل قبول نہیں ہے اور نہ ہی غلام کی، مسلمان مرد وعورت کا نکاح کافر کی شہادت سے نہیں ہوسکتا۔

عقد نکاح کے آداب

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عقد نکاح کے آداب میں لکھتے ہیں کہ

عقد نکاح کا پہلا ادب یہ ہے کہ عورت کے ولی کو پہلے نکاح کا پیغام دیا جائے لیکن اگر عورت عدت میں ہو تو عدت گزارنے کے بعد نکاح کا پیغام دینا چاہیے۔

عقد نکاح کا دوسرا ادب یہ ہے کہ نکاح سے پہلے خطبہ ہو اور ایجاب وقبول ساتھ حمد ونعت ہو مثلاً ولی عقدیوں سے کہے الحمدللہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ میں نے اپنی فلاں لڑکی کا نکاح تجھ سے کیا اور شوہر کہے الحمدللہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ میں نے اس کا نکاح اس مہر کے عوض قبول کیا اور مہر معین اور تھوڑا ہونا چاہیے اور حمد ونعت خطبہ کے پیشتر بھی مستحب ہے۔

تیسرا یہ ہے کہ شوہر کا حال منکوحہ کے گوش گزار کردینا چاہیے اگر کنواری ہو کیونکہ یہ امر موافقت اور آپس کی اُلفت کیلئے زیادہ مناسب ہے اور نکاح سے پیشتر زوجہ کو دیکھ لینا بھی مستحب ہے۔

چوتھا ادب یہ ہے کہ نکاح میں دو گواہوں کے علاوہ کچھ نیک بندے بھی نکاح میں اکٹھے کرنے چاہئیں۔

پانچواں ادب یہ ہے کہ نکاح اس نیت سے کرے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کی بجا آوری ہو اور یہ نگاہ کا نیچے رکھنا، اولاد کا حصول، صِرف خواہش نفس ہی نہ ہو۔

چھٹا یہ کہ نکاح مسجد میں اور ماہِ شوال میں کرنا مستحب ہے۔

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح بھی شوال میں کیا اور ہمبستر بھی ماہِ شوال میں ہوئے۔

شادی پر دَف اور ڈھول وغیرہ بجانا اور گانے گانا

شادی خوشی کا موقع ہوتا ہے اس خوشی کے موقع پر بعض لوگ کم علمی کی وجہ سے ڈھول وغیرہ بجانے اور گانا گانے کو حلال تصوّر کرتے ہیں جو کہ بالکل ناجائز اور حرام ہے اور برائی پھیلنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے حالانکہ شادی (نکاح) سنتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اس کو بالکل اس طرح ادا کرنا چاہئے جیسے کہ اسلام نے ہمیں حکم دیا ہے اور نکاح کی ترکیب مسجد میں ادا کرنی چاہئے تا کہ لوگوں کے دِلوں میں اللہ اور اس کے رسول کی اِطاعت کا جذبہ پیدا ہو سکے۔

بعض جاہل لوگ شادی پر دَف بجانے اور گانے کی حکمت یہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ فلاں لڑکے یا لڑکی کی شادی ہے بعد میں لوگ انہیں ایک ساتھ دیکھ کر کسی قسم کا اعتراض نہ کریں حالانکہ شادی پر ڈھول بجانا، گانے گانا اور چراغاں کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ اس میں اسراف اور فضول خرچی ہوتی ہے اس میں ایک چیز واضح ہو کہ اس موقع پر ایسا کوئی کام جائز نہیں جس میں فضول خرچی، لہو ولعب، فحاشی وعریانی کا عنصر پایا جاتا ہو بلکہ شادی کے موقع پر نعت خوانی و محفل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کروائیں تا کہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ فلاں کے گھر شادی ہو رہی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کی تشہیر کرو، مسجدوں میں نکاح کرو۔

نکاح کرنے والے کو مبارکباد دینا اور اس کیلئے دعا کرنا

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کسی کا نکاح ہوتا تو اس کو ملتے اور نکاح کی مبارک باد دیتے اور ان کیلئے بھلائی اور برکت کی دعا کرتے۔ حدیثِ مبارکہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی نکاح کرتا تو نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے ہوئے اس کیلئے یوں دعا کرتے، اللہ تعالیٰ مبارک کرے تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے۔

ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ کے ذریعے نکاح

نکاح منعقد ہونے کیلئے ضروری ہے کہ نکاح کی تمام شرائط پوری ہوں نکاح کی شرائط میں سے اگر ایک بھی رہ جائے تو نکاح منعقد نہیں ہوتا چونکہ ٹیلی فون پر نکاح کرنے سے نکاح کی شرائط پوری نہیں ہوتیں اس لئے ٹیلی فون پر نکاح کرنا جائز نہیں نکاح کیلئے یہ شرط ہے کہ دو مسلمان گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں ایجاب وقبول کیا جائے جبکہ ٹیلی فون پر نکاح کیا جا رہا ہو تو اس کا یہ قبول کرنا مجلس میں موجود دو گواہوں کے سامنے نہیں ہے اور شرعاً وقانوناً لڑکے کے قبول کرنے کی گواہی نہیں ہوسکتی اس لئے ٹیلی فون پر نکاح منعقد نہیں ہوسکتا۔

جہیز

جہیز والدین کی محبت کی نشانی اور جدائی کی حالت میں ماں باپ کی قربت کا احساس دِلانے والا ایک تحفہ تھا لیکن آج کے دور میں جہیز تحفہ کے بجائے داماد کی قیمت بن چکا ہے لوگ جہیز کی قیمت میں بیٹی کیلئے داماد خریدتے ہیں کیونکہ داماد کی طرف سے یہ شرط ہوتی ہے کہ اتنا جہیز دو گے تو تمہاری بیٹی سے شادی کروں گا جہیز نہ ہونے کی وجہ سے لوگ غریب گھرانوں میں شادی نہیں کرتے غریب گھرانوں کی لڑکیاں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے شادی سے محروم رہ جاتی ہیں۔

ولیمہ کا بیان

ولیمہ یہ ہے کہ شادی کے موقع پر عزیز و اقارب اور دوست احباب کو ایک وقت کا کھانا کھلایا جائے شادی کے موقع پر ولیمہ کرنا سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور اس صورت میں سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے جب کہ اس میں امیروں کے ساتھ رشتہ داروں، دوستوں، غریبوں اور پڑوسیوں وغیرہ کو بھی دعوت دی جائے اور ہر آدمی اپنی مالی حیثیت کے مطابق اس پر عمل کرے اپنی مالی حیثیت سے بڑھ کر اور قرض لے کر ولیمہ کرنا جائز نہیں اور ولیمہ میں نمائش اور دِکھاوا کرنا جائز نہیں۔

شادی کے اغراض و مقاصد

افزائش نسل

اللہ تعالیٰ نے نکاح کو نسل انسانی کے تسلسل اور بقاء کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں نفس واحد سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کا جوڑا تخلیق کیا اور دونوں کے ذریعے کثیر تعداد میں مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا۔ (النساء 4:1)

اور حدیث مبارکہ میں ہے:۔

اور نکاح کرو بے شک میں تمہاری کثرتِ تعداد کی وجہ سے فخر کا اظہار کروں گا۔

شر سے محفوظ

نکاح کے ذریعے انسان شیطان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور شہوانی خرابیوں کا سد باب ہو جاتا ہے انسان کی شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے اس کی نظر پاکیزہ ہو جاتی ہے اور شرم گاہ گناہوں سے بچی رہتی ہے۔

تقویٰ اور پرہیزگاری کا موجب

نکاح کا مقصد تقویٰ و پرہیزگاری بھی ہے اللہ تعالیٰ نے نکاح کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا یعنی چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو محض نطفہ نکالنا ہی تمہارا مطلب ہو۔

پاک دامنی کا ذریعہ

شادی کر لینے سے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے شادی پاک دامنی کا سبب بنتی ہے اس طرح شادی انسان کی ہدایت و نجات کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

نصف دین کی حفاظت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ نکاح کر لیتا ہے تو اپنے نصف دین کو بچا لیتا ہے اور باقی نصف (بچانے) کیلئے اللہ سے ڈرے۔

جنسی لذّت کا حصول

شادی کا ایک مقصد جنسی خواہش کی تسکین کا سامان فراہم کرنا بھی ہے۔ جنسی خواہش کی تسکین ایک فطری امر ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان میں رکھ دیا ہے خالقِ کائنات کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے یہ امر بعد از قیاس ہے کہ وہ اپنی مخلوق کے اندر کوئی داعیہ تو رکھ دے لیکن اس کی تسکین کا کوئی سامان پیدا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے اعتدالیوں سے بچانے کیلئے نکاح کے ذریعے اس کی جنسی تسکین کا سامان فراہم کیا ہے۔

جسمانی صحّت

شادی جسمانی صحت کیلئے بھی ضروری ہے اگر مادہ تولید ایک عرصہ تک جسم میں رُکا رہے تو کئی بیماریوں کا سبب بنتا ہے اس کا اخراج جسم پر صحت مند اثرات مرتب کرتا ہے اس کے اخراج سے انسان سکون و راحت محسوس کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی زیادتی کے وقت انسانی طبیعت اسے نکالنے کیلئے بے چین ہو جاتی ہے ماہرین طب کے مطابق انسانی صحت کی حفاظت کے اسباب میں سے ایک جماع بھی ہے۔

اولاد کا حصول

نکاح کے فوائد میں سے ایک اہم فائدہ اولاد کا حصول ہے اسی مقصد کیلئے نکاح کو مشروع کیا گیا ہے۔ نیک اولاد انسان کیلئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نفع کا باعث ہے۔ اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ نکاح کرو اور نکاح کے ذریعے صالح اولاد کیلئے دعا کرو۔ اسی طرح حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ ان عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی ہوں یعنی بیوی کی قربت سے اولاد کا قصد کرو جس کو اللہ تعالٰی نے تمہارے لئے مقدر فرمایا ہے۔

نیک اولاد کے فوائد

نیک اولاد کا سب سے بڑا فائدہ والِدَین کیلئے بخشش کی دعا کرنا ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اسکے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں البتہ تین اعمال منقطع نہیں ہوتے ایک صَدَقۂ جاریہ، دوسرا وہ علم جس سے فائدہ حاصل کیا جائے، تیسرا نیک اولاد کی دعا۔

امام رازی علیہ رحمۃ لکھتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا ایک قبر سے گزر ہوا تو دیکھا کہ عذاب کے فرِشتے میّت کو عذاب دے رہے ہیں جب دوبارہ اس قبر سے گزرے تو دیکھا کہ رَحمت کے فرشتے اس کے پاس نور کے طباق لئے بیٹھے ہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام یہ دیکھ کر حیران ہوئے انہوں نے اللہ تعالٰی سے دعا کی تو اللہ تعالٰی نے ان پر وحی کی کہ اے عیسٰی (علیہ السلام)! یہ شخص گنہگار تھا جب سے مرا ہے عذاب میں تھا جب یہ مرا تھا تو اس کی بیوی حاملہ تھی اسکا بچہ پیدا ہوا تو اس کی ماں نے اسے مدرسے میں داخل کرادیا اور عالم نے اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھائی پھر مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میں اس شخص کو زمین کے نیچے عذاب دوں جس کا بیٹا زمین کے اوپر میرا نام لیتا ہے۔

جن عورتوں سے نکاح حرام ہے

ابوالحسن احمد بن محمد قدوری لکھتے ہیں کہ مرد کیلئے ان عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے نسب ونسل، رضاعت اور نکاح کی وجہ سے جو عورتیں انسان پر حرام ہوتی ہیں یعنی جن سے نکاح کرنا حرام ہوجاتا ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

دادی...... نانی ......ماں ......بیٹی ...... پوتی...... بہن...... بھانجی ...... پھوپھی...... خالہ...... بھتیجی...... ساس...... بہو......

رضاعی ماں......پوتوں کی بیوی......باپ کی بیوی......دادا کی بیوی......اس بیوی کی لڑکی جس سے صحبت کرچکا ہو۔ (قدوری ج ۲)

خبردار احتیاط کیجئے

اگر غلطی سے خاوند شہوت کی حالت میں اپنی بیوی کے بجائے اپنی بیٹی کو ہاتھ لگالے تو احناف کے نزدیک اسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی بیوی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس پر حرام ہوجائے گی۔ اسی طرح بیٹی کے سر پر شہوت کے ساتھ ہاتھ پھیرنے سے بھی نکاح ٹوٹ جائے گا۔

اسی طرح ساس کے ساتھ ناجائز تعلقات ہوں خواہ بوس وکنار تک ہی محدود ہو تو اس کی بیٹی یعنی ساس کی اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہوجائے گی۔ اسی طرح اگر سسر کے بہو کے ساتھ ناجائز تعلقات ہوں تو ایسا کرنے سے بیٹے کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے خواہ یہ تعلقات بوس وکنار تک ہی محدود ہوں۔

حق مہر

حق مہر عورت کیلئے عزت کی نشانی ہے مہر وہ مال ہے جس کے معاوضہ میں مرد کو عورت پر حقوقِ زوجیت حاصل ہوتے ہیں اور جسکے بدلے میں عورت کے عضو مخصوصہ کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے نکاح کیلئے حق مہر کا تقرر ضروری ہے اس کے بغیر تعلقاتِ زوجیت قائم کرنا دُرست نہیں ہے کیونکہ مہر کی ادائیگی سے ہی مرد عورت کے عضو مخصوصہ کا مالک بنتا ہے جب تک ادا نہیں کرتا ملکیت حاصل نہیں کرسکتا اور نہ ہی فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

مہر کی مقدار

مہر کی مقدار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے شریعت نے مہر کی کم از کم مقدار مقرر کی ہے زیادہ سے زیادہ مقدار کی کوئی حد نہیں مہر کی کم از کم مقدار میں بھی فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے البتہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں کم از کم مقدار دَس دِرہم ہے جو تقریباً اڑھائی تولہ چاندی کے برابر ہے اس سے کم مقرر کرنا جائز نہیں۔

خاوند کے حقوق

خاوند کا سب سے بڑا حق حقِ زوجیت ہے جس کیلئے نکاح کو مشروع کیا گیا ہے حقِ زوجیت کا مطلب ہے خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت، جماع یا ہمبستری کرنا۔ نکاح کے ذریعے ایک عورت اپنے جسم کی اپنی عزت و آبرو کا مرد کو مالک بنادیتی ہے اور مرد کو یہ تمام حقوق نکاح کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں۔ کلامِ عرب میں نکاح انہی معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

اس شخص کیلئے نکاح حرام ہے جو مباشرت کی طاقت نہ رکھتا ہو معلوم ہوا نکاح مشروع کرنے کا بنیادی مقصد وطی ہے یعنی خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنا۔ قرآنِ پاک میں ہے۔ جس کا ترجمہ ہے، اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تا کہ ان کی طرف مائل ہو کر سکون حاصل کرو۔

عورت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ خاوند کیلئے تسکین کا باعث بنے اور اس کی خواہش کا خیال رکھے اسکے ساتھ شدید محبت واُلفت کا اظہار کرے اور قربت کے وقت جنسی وجسمانی گرم جوشی کا مظاہرہ کرے خاوند کے بلانے پر انکار نہ کرے، سوائے کسی شرعی عذر کے (حَیض و نِفاس کے) ۔ ایسی عورتوں کے بارے میں احادیث میں بہت وعید آئی ہے اور ان پر بہت لعنت کی گئی ہے جو خاوند کے بلانے پر نہیں آتیں ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت خاوند کے بلانے پر نہیں آتی اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی عورت شوہر سے علیحدہ بستر پر رات گزارے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اس حالت میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنتی ہے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو نفلی عبادات اور نفلی روزہ رکھنا منع ہے اور اگر شوہر اجازت دے تو پھر نفلی عبادات و نفلی روزہ رکھ سکتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر شوہر کا دِل مقاربت کو کرے تو اس میں نفلی عبادات کی رُکاوٹ نہ آئے کیونکہ نفلی عبادات تو مستحب کا درجہ رکھتی ہے اس کی ادائیگی پر اختیار ہے جبکہ شوہر کے حقوق کی ادائیگی عورت پر واجب ہے اور ان کی عدم ادائیگی پر سزا اور پکڑ ہے حقِ زوجیت ادا کرنا بیوی پر واجب ہے۔

حدیث مبارکہ ہے، عورت کیلئے روزہ رکھنا جائز نہیں جب اس کا شوہر گھر پر ہو اس کی اجازت کے بغیر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک عورت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرے خاوند صفوان بن معطل میرے نماز پڑھنے پر مارتے ہیں روزہ رکھتی ہوں تو روزہ تڑوا دیتے ہیں اور خود ان کا یہ حال ہے کہ دِن چڑھے صبح کی نماز پڑھتے ہیں راوی کہتے ہیں اس وقت صفوان مجلس میں موجود تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے اس بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ جو کہتی ہے کہ نماز پڑھنے پر میں اسے مارتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دو دو سورتیں ایک ساتھی پڑھتی ہے میں اسے منع کرتا ہوں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سورت بھی پڑھی جائے تو یہی لوگوں کیلئے کافی ہے پھر حضرت صفوان نے کہا اور یہ جو کہتی ہے کہ روزہ رکھتی ہوں تڑوا دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ روزے رکھنے شروع کرتی ہے تو رکھتی چلی جاتی ہے میں جوان آدمی ہوں صبر نہیں کرسکتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کو (نفلی) روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ (ابوداوٗد)

بیوی کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اِنکار نہ کرے سوائے شرعی عذر کے جب بھی خاوند اسے مقاربت کیلئے بلائے لیکن خاوند کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ وہ عورت کی جسمانی صحت کا، اس کے جذبات اور اس کی خواہشات کا بھی خیال رکھے اگر بیوی کا مباشرت کیلئے جی نہ چاہ رہا ہو یا اس کی صحت خراب ہو تو مرد کو صبر سے کام لینا چاہئے کیونکہ یہ صورت حال خاوند کو بھی پیش آسکتی ہے اس لئے خاوند کو بیوی کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے۔

بیوی پر شوہر کی اِطاعت اور اس کی فرمانبرداری واجب قرار دی گئی ہے کیونکہ شوہر بیوی کیلئے حاکم کا درجہ رکھتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے، مرد عورتوں پر محافظ و منتظم (حاکم) ہیں۔ (النساء 34:4)

عورت کیلئے اِطاعت صِرف نیک کاموں میں واجب ہے گناہ کے کاموں میں نہیں یعنی وہ اُمور جو شریعت اور اسلام کے خلاف ہوں۔ اِطاعت برائی کے کاموں میں واجب نہیں ہے اطاعت نیکی کے کاموں میں واجب ہے۔

ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے اور اگر وہ فتح یاب ہوں تو غنیمت پاتے ہیں اور اگر شہید ہوں تو اپنے رب کے پاس زندہ ہیں جہاں ان کو روزی ملتی ہے پس ہمارا کونسا عمل انکے اس عمل کے برابر ہوگا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے شوہروں کی اطاعت اور انکے حقوق کا پہچاننا۔

حدیثِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شوہر کی اطاعت کو بیوی کیلئے جہاد کا درجہ دیا ہے مرد جتنا ثواب جہاد کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اتنا اجر وثواب عورت اپنے خاوند کی اطاعت کر کے حاصل کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو یہ فضیلت جسمانی لحاظ سے، اخلاقی لحاظ سے، مقام کے لحاظ سے، حکمرانی کے لحاظ سے، عقل کے لحاظ سے، اخراجات کے لحاظ سے، نگرانی کے لحاظ سے، دیکھ بھال کے لحاظ سے اور پاک رہنے کے لحاظ سے عطا فرمائی ہے۔ عورتوں کو مردوں کی اس فضیلت کو دل وجان سے تسلیم کرنا چاہئے اور کسی غلط فہمی اور احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے مردوں کو یہ مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں خدا کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اس حدیثِ مبارکہ سے عورت کیلئے خاوند کا مقام ومرتبہ اور اس کی حیثیت واضح ہوتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسم کے حقوق کے بعد سب سے زیادہ حق عورت پر اس کے خاوند کا ہے اور عورت کیلئے اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جو سب سے افضل ہستی ہے اور جس کا سب سے زیادہ مقام ومرتبہ اور جس کی سب سے زیادہ حیثیت ہے وہ اس کا خاوند ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کیلئے عورت کو باعثِ سکون بنایا ہے اب عورت کے فرائض میں سے ہے کہ وہ اپنے شوہر کیلئے سکون اور اطمینانِ قلب کا ذریعہ بنے اور مرد اس کی طرف مائل ہوکر راحت وسکون محسوس کرے تاکہ شادی کا مقصد پورا ہو اور عورت کو پیدا کرنے کا مقصد بھی یہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ازدواجی نظام چلانے کیلئے مرد کو حاکم بنایا ہے اور عورت کو شوہر کے تابع رکھا ہے اب عورت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ شوہر کی اطاعت کرے اس کا حکم مانے اور جو وہ نظام دے اس پر عمل پیرا ہو۔ مردوں کو حاکمیت کا اعزاز اس لئے عطا کیا گیا ہے کہ وہ بیوی بچوں اور گھر کے تمام معاشی اور انتظامی معاملات کے ذمہ دار ہیں عورت ان تمام امور سے بری الذمہ ہے۔

بیوی کے حقوق

حق مہر

حق مہر عورت کا حق ہے اور عورت ہی اس کی مالک ہے خاوند پر مہر کی ادائیگی واجب ہے مہر وہ مال ہے جس کے عوض خاوند کو حقوقِ زوجیت حاصل ہوتے ہیں مہر کی ادائیگی کے بغیر نکاح تو منعقد ہوجاتا ہے یعنی شرعی معاہدہ تو ہوجاتا ہے لیکن مہر کی ادائیگی کے بغیر خاوند تعلقاتِ زوجیت قائم نہیں کرسکتا تعلقاتِ زوجیت قائم کرنے سے پہلے مہر ادا کرنا ضروری ہے اگر نقد ادا نہ کرسکتا ہو تو خاوند کیلئے بیوی سے مہلت لینا ضروری ہے۔

مہر ادا کرنا مرد پر فرض ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مہر کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے اور تلقین کی ہے کہ مہر کی ادائیگی خندہ پیشانی کے ساتھ کی جائے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

جن عورتوں سے تم شادی کرنا چاہو ان کے مقرر شدہ مہر انہیں ادا کردیا کرو۔ (النساء 4 :24)

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

تم عورتوں کو اپنے مال کے عوض شہوت زنی کیلئے نہیں بلکہ پارسائی کی خاطر طلب کرو۔ (النساء 5 :24)

حق مہر عورت کیلئے بطورِ ضمانت

حق مہر عورت کی عصمت، عزت اور مستقبل کا ضامن ہوتا ہے اور عورت کیلئے سیکورٹی کی حیثیت رکھتا ہے اس سے عورت کی عزت وآبرو اور جان ومال محفوظ رہتا ہے اور اس سے ازدواجی بندھن میں مضبوطی اور پائیداری آتی ہے اگر مہر کا مال معقول ہو تو مرد مال کے نقصان کی وجہ سے طلاق دینے سے بھی کتراتا ہے اس لئے عورت کو چاہئے کہ نکاح کے وقت مہر کے تعین میں شرم سے کام نہ لے بلکہ اپنی اور خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق مناسب مہر مقرر کرے تاکہ اس کی ازدواجی زندگی محفوظ رہ سکے۔

عورت کو مہر معاف نہیں کرنا چاہئے اگر عورت نے مہر معاف کردیا تو اس نے خود ہی اپنی سیکورٹی ختم کر ڈالی اور اپنے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیا حالات تبدیل ہونے کا پتا نہیں ہوتا یہ کسی وقت بھی اچانک تبدیل ہو سکتے ہیں اگر عورت کو مہر کی ضرورت نہیں یا وہ لینا نہیں چاہتی تو مہر معاف نہ کرے اس کا آسان حل یہ ہے کہ وہ خاوند سے نقد وصول نہ کرے مہر کو موخر کردے اس شرط کے ساتھ کہ عندالطلب یعنی جب وہ مطالبہ کرے تو اس کی ادائیگی شوہر پر لازم آئے گی۔ اس طریقے سے عورت محفوظ رہے گی۔

عورتوں کو یہ بات بھی ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ مہر میں کمی یا معافی کا اِختیار صِرف اور صِرف عورت کے پاس ہے اس کی مرضی کے بغیر نہ کوئی مہر میں کمی کرسکتا ہے اور نہ ہی معاف کرسکتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں مہر کی معافی یا کمی کا ذِکر کیا ہے وہاں ارشاد فرمایا، فَاِن طبن لکم (النساء) اگر تم اپنے دِل کی خوشی سے معاف کرنا چاہو اس لئے عورت اس اختیار کو اپنے پاس ہی محفوظ رکھے تاکہ کسی بھی بُرے وقت میں کام آسکے اس طرح اس کی عزت وآبرو اور اس کا مستقبل محفوظ رہے گا۔

مرد کو یہ بات ذِہن میں رکھنی چاہئے کہ مہر ایسا قرض ہے جس کی ادائیگی مرد پر ہر صورت لازمی ہے سوائے اس کے کہ عورت اسے معاف نہ کردے اگر وہ مہر ادا نہیں کرتا اور اس کا انتقال ہوجاتا ہے تو مہر اس کے ذِمہ قرض رہے گا اور اس کی میراث اس وقت تک تقسیم نہیں ہوسکے گی جب تک اس کی بیوی کا مہر ادا نہیں کردیا جاتا کیونکہ مہر اس پر قرض تھا اس کے ورثاء کیلئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس کے قرض کی ادائیگی کریں۔

آج کے دَور کا یہ المیہ ہے کہ اکثر لوگ اسلام کی تعلیمات سے لاعلمی کی وجہ سے مہر کو باقی رسموں کی طرح محض ایک رسم تصوّر کرتے ہیں خاص کر عورتوں کو تو مہر کی افادیت واہمیت اور اس کی شرعی حیثیت کا پتا ہی نہیں اور ان کے والِدَین نکاح کے وَقت خود ہی باقی رسموں کی طرح تھوڑا سا مہر مقرر کرکے خود ہی وصول کرلیتے ہیں۔ عورت تک اس کا مال پہنچتا ہی نہیں ہے۔

بیوی سے حسنِ سلوک

اسلام حسن اخلاق اور اعلیٰ اسلامی، اخلاق اور معاشرتی اقدار کا دِین ہے۔ اسلام حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی تعلیم دیتا ہے ازدواجی زندگی کو پر سکون اور کامیاب بنانے کیلئے ضروری ہے کہ میاں بیوی کے مابین باہمی اعتماد و اتحاد اور مکمل ہم آہنگی سے پیار و محبت اور اُلفت و چاہت پیدا ہوتی ہے جس سے ازدواجی زندگی پر سکون بن جاتی ہے۔

ازدواجی زندگی کو پر سکون اور پر لطف بنانے کیلئے ضروری ہے کہ میاں بیوی کے مابین پیار و محبت اور الفت و چاہت ایک دوسرے کیلئے پائی جائے۔ قرآنِ پاک میں ارشاد ہے، اور عورتوں (بیویوں) کے ساتھ گزر بسر اچھی طرح سے کرو۔ (النساء 4 :19)

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے بہتر ہے اور تم میں سے میں سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہوں۔ (ترمذی)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت کی فطرت کو واضح کرنے کیلئے عورت کو ایک ٹیڑھی پسلی کی مانند قرار دیا ہے جس طرح پسلی ٹیڑھی ہوتی ہے بالکل اسی طرح فطرتاً عورت میں ٹیڑھا پن پایا جاتا ہے اگر پسلی کی طرح عورت کو سیدھی کرنے کی کوشش کریں گے تو پسلی کی طرح ٹوٹ جائے گی لیکن سیدھی نہیں ہوگی اس لئے حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی اس سے فائدہ اُٹھایا جائے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اور عورتوں کو وصیّت کرو کیونکہ عورتیں پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور بہت ٹیڑھی چیز پسلی میں اوپر کی جانب ہے پس تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ دے گا پس تو اگر اسے چھوڑ دے گا تو ہمیشہ یہ اپنی حالت میں ٹیڑھی رہے گی پس عورتوں کے حق میں بھلائی کی وصیت کو قبول کرو۔ (صحیح مسلم)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے محل سرائے میں اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے تو ان کا رویہ اپنی بیویوں کے ساتھ کچھ یوں ہوتا تھا...... حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ نرم، سب سے زیادہ کریم، سب سے زیادہ مسکرانے والے اور سب سے زیادہ تبسم فرمانے والے تھے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر کے کام کاج میں ازواجِ مطہرات کا ہاتھ بٹاتے تھے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک سے گھر کے کام سرانجام دیتے تھے۔ مثلاً کوئی زوجہ مطہرہ آٹا گوندھ رہی ہوتیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانی لا کر دیتے، کبھی چولہے پر لکڑیاں پہنچا دیتے، کبھی چار پائی ڈھیلی دیکھتے تو پائنتی کس دیتے غرض کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو جہانوں کے بادشاہ، انبیاءِ کرام علیہم السلام کے سردار، اللہ کے محبوب و مکرم اور تمام مخلوق سے افضل و برتر اور اعلیٰ واشرف ہونے کے باوجود گھر کے کام کاج میں ازواجِ مطہرات کا ہاتھ بٹاتے اور کام کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کوئی عار محسوس کرتے اور نہ ہی اسے اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے۔

ہماری ازدواجی زندگی کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں تاکہ ہماری ازدواجی زندگیاں بھی پرسکون اور کامیاب ہو جائیں۔

فرمانِ الٰہی ہے،

تحقیق رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ موجود ہے۔

نان ونفقہ بیوی کا حق ہے جو شوہر کے ذمہ ہے نان ونفقہ سے مراد یہ ہے کہ بیوی کیلئے رہائش کھانا پینا اور لباس کا انتظام کرنا عورت کی تمام ضروریات کی تکمیل کی ذمہ داری مرد کے ذمے ہے۔

ہم بستری کا حق جس طرح مرد کا ہے اسی طرح عورت کا بھی ہے مرد پر یہ فرض ہے کہ وہ ہم بستری کا حق ادا کرتا رہے تاکہ بیوی کی جنسی تسکین ہو سکے اگر بیوی کو یہ تسکین خاوند سے حاصل نہیں ہوگی تو وہ ناجائز ذرائع استعمال کرے گی جس سے فتنہ فساد پھیلے گا۔ اسلام نے بیوی سے زیادہ عرصہ دُور رہنے کی بھی ممانعت کی ہے اور عورت کو زدوکوب کرنے اور مارنے پیٹنے سے بھی منع فرمایا ہے بیوی کو مارنا بداخلاقی ہے۔

سُہاگ رات

سہاگ رات کو شبِ عروسی اور شبِ زفاف کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ سہاگ رات میں جب ایک مرد اور ایک عورت خاوند اور بیوی کے روپ میں زندگی میں پہلی بار ایک دوسرے کے آمنے سامنے آتے ہیں اور معاشرہ اور مذہب انہیں ہر طرح کی جنسی آزادی دے دیتا ہے یہ رات رنگین خوابوں کی تعبیر کے رنگین لمحات ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ کسوٹی کے مشکل لمحے بھی ہوتے ہیں عورت کیلئے مرد بھی اور مرد کیلئے عورت بھی کیونکہ مستقبل کی جنسی اور ازدواجی زندگی اس امتحان کی کامیابی پر منحصر ہوتے ہیں اس کے برعکس کوئی معمولی سی غلطی یا غلط فہمی ساری زِندگی کی خوشیاں چھین لیتی ہے۔

جنسیات مکمل طور پر ایک ذاتی موضوع ہے۔ اسے کسی طرح کے اصولوں اور پابندیوں میں قید نہیں کیا جا سکتا کوئی مرد یا عورت کب اور کس طرح جنسی ملاپ کرتے ہیں یہ ان کی ذاتی خواہش، دلچسپی، ضرورت اور حالات پر منحصر ہے۔ سہاگ رات پہ ہر جوڑا اپنی خواہش، مرضی اور حالات کے مطابق شریعت کے تابع رہتے ہوئے جس طرح چاہے منا سکتا ہے۔

حجرۂ عروسی

حجرہ عروسی سے مراد وہ کمرہ ہے جس میں دولہا اور دلہن نے سہاگ رات گزارنی ہے اس کمرے پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

ایک یہ کہ کمرہ خوبصورت اور صاف ستھرا ہونا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ کمرہ میں سجاوٹ کی جائے اور اسے مختلف انداز سے پھولوں وغیرہ سے آراستہ کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ کمرہ ہر طرح سے محفوظ ہونا چاہیے جہاں سے آوازیں باہر نہ آسکیں کیونکہ مباشرت کے دَوران عورت کی لذّت بھری آوازیں دودھاری تلوار کا کام کرتی ہیں ان سے نہ صرف مرد کے جذبات میں ہیجان پیدا ہوتا ہے بلکہ خود عورت کو بھی یہ آوازیں پیدا کرنے میں لطف آتا ہے۔ اگر دولہا اور دلہن کو یہ خطرہ ہو کہ یہ آوازیں باہر جارہی ہیں اور دوسرے انہیں سن رہے ہیں تو اس سے ان کے جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں اور شرمندگی پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے جنسی لذّت میں کمی واقع ہوتی ہے۔

دوسرا یہ کہ کمرہ مکمل طور پر بند ہونا چاہیے تاکہ باہر سے کوئی جھانک نہ سکے کمرے کی کھڑکیاں روشن دان اور دروازے مکمل طور پر بند ہونے چاہئیں کوئی سوراخ وغیرہ ہو تو اس کو پہلے ہی بند کر لینا چاہیے اور دروازوں ، روشن دانوں اور کھڑکیوں وغیرہ پر پردے لگا دینے چاہئیں تاکہ باہر سے کوئی نہ دیکھ سکے۔ کمرے کی تیاری کا یہ سارا کام سہاگ رات سے پہلے ہی کر لینا چاہیے جب دولہا کمرے میں سہاگ رات منانے کی غرض سے جائے تو کمرے کی تمام کھڑکیاں، روشن دان اور دروازے لاک کرکے ان کے آگے پردے گرادیں تاکہ اسے اطمینان ہو جائے کہ انہیں شبِ عروسی میں کوئی نہیں دیکھ رہا۔

تیسرا یہ کہ موسم کے مطابق کمرے کا مناسب درجۂ حرارت رکھنے کیلئے انتظام ہونا چاہیے تاکہ موسمی حالات کی شدت کی وجہ سے دولہا دلہن متاثر نہ ہوں اگر سردیوں کا موسم ہو تو کمرے کو گرم کرنے کیلئے ہیٹر (Heater) وغیرہ کا انتظام ہونا چاہیے تاکہ سردی کی وجہ سے ان کے جذبات ٹھنڈے نہ پڑ جائیں اور اگر گرمی کی شدت ہو تو گرمی کی شدت سے بچنے کیلئے کمرے میں ایئر کولر یا ائیر کنڈیشنر یا پنکھے کا انتظام ہونا چاہیے تاکہ زوجین گرمی کی شدت سے پریشان نہ ہوں اور انکے جذبات مجروح نہ ہوں۔

چوتھی یہ کہ بیڈ اور بستر صاف ستھرا اور مضبوط ہونا چاہیے ڈبل بیڈ ہونا کامیاب مباشرت کیلئے بہت ضروری ہے کیونکہ صرف ڈبل بیڈ پر ہی اتنی جگہ میسر آسکتی ہے جہاں زوجین آزادانہ طور پر حرکت کر سکتے ہیں اور بیڈ میں زیادہ لچک بھی نہیں ہونی چاہیے اور گدے بھی زیادہ نرم نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ اس قسم کے گدوں میں جسم دھنس جاتا ہے اور حرکت کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

سہاگ رات دلہن کے پاس جانے کا طریقہ

مفتی عبدالقیوم ہزاروی منہاج الفتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ سہاگ رات دولہا دلہن کے پاس جاکر سلام کرے، دلہن دولہے کے سلام کا جواب دے اور اگر سلام میں دلہن پہل کرے تو دولہا سلام کا جواب دے اس کے بعد آرام سے بیٹھیں اور پھر پیار ومحبت و اُلفت وچاہت اور ہمدردی سے نرم لہجہ میں حال واحوال دریافت کریں۔

اگر دلہن کو ذہنی یا جسمانی تکلیف ہو، عزیزوں سے جدائی کا صدمہ ہو، طبیعت پر خوف کے اثرات نمایاں ہوں اور پریشان ہو تو اس کے ساتھ تسکین وتشفی کی باتیں کریں فوراً ہمبستری کی کوشش مت کریں جب دلہن کے ذہن سے بوجھ ہلکا ہوجائے اور اس کی اجنبیت دُور ہوجائے اور آپ اپنی پیار ومحبت اور اُلفت و چاہت بھری گفتگو سے اسے اپنی طرف مانوس و مائل کرلیں تو ہلکے پھلکے انداز میں اس سے پیار کریں، بوس وکنار کریں اور لمس کریں تاکہ طبیعتیں ایک دوسرے کی طرف مائل ہوں اور پھر------

بسا اوقات ایسے مواقع پر فریقین سے حماقتیں سرزد ہوجاتی ہیں جن کے دوررس منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں سوچیں کہ آنے والی اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور جنم گھر اور سالہا سال سے مانوس ومحبوب گھریلو ماحول سے یک لخت کٹ کر آرہی ہے اس کے ذہن پر عزیزوں کی جدائی ، ماحول کی اجنبیت اور مستقبل کے بارے میں مختلف قسم کے خطرات و خدشات ہیں۔ اگر وہ اس پریشان ماحول میں اجنبیت محسوس کرے، وحشت زدہ ہو، کم سن ہو تو اس کی نفسیاتی اُلجھن پر نظر رکھتے ہوئے اس کو تسکین واطمینان دلانا چاہئے۔ وہ عورت ذات ہے آپ مرد ہیں مرد کو اپنے حوصلے اور تدبر سے کام لے کر اپنی بڑائی کا ثبوت دینا چاہئے اگر مرد بھی گم سم بیٹھا رہا کھچا کھچا رہا اور خیالات پراگندہ کرنے لگا تو دونوں کا خدا ہی حافظ ہے۔ (منہاج الفتاویٰ ج ۳ ص ۳۷۹)

پیار محبت اور نرمی کا رویہ

دولہا کو شبِ عروسی میں دلہن کے ساتھ بڑے پیار و محبت اور نرم مزاجی کا رویہ اپنانا چاہئے اور جنسی تسکین کیلئے جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے جنسی عمل سے پہلے دولہا دلہن کے ساتھ پیار و محبت کی میٹھی میٹھی باتیں کرے اس کے ساتھ پیار کرنے اپنی محبت کا اظہار کرے شبِ عروسی میں دلہن کے ساتھ بہت نرمی کا برتاؤ کرنا چاہئے اسے پیار بھری باتوں سے مسحور کرنا چاہئے اور محبت سے لبریز بوسوں کے ساتھ ساتھ اس کے جسم کے حساس حصوں کو بہت نرمی سے سہلانا چاہئے بعض مرد شبِ عروسی میں ہی تشدد پر اُتر آتے ہیں وہ بیوی کو حکم دیتے ہیں کہ فوراً کپڑے اُتارو اگر وہ مزاحمت کرے تو زبردستی اس کے کپڑے اُتارنے لگتے ہیں اس قسم کی وحشیانہ حرکتوں سے عورت کے جذبات مجروح ہوتے ہیں عورت کے دِل میں مرد کیلئے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ مرد آہستہ آہستہ (Step By Step) پیار و محبت کے ساتھ یہ فعل سرانجام دے اور ساتھ ساتھ عورت کو بھی ذہنی اور جسمانی طور پر تیار کرتا رہے اور جنسی عمل میں قطعاً جلد بازی سے کام نہ لے کیونکہ کنواری لڑکی کو بہت خوف سا ہوتا ہے ایک مرد کو اپنے ساتھ عریاں دیکھ کر عورت بہت گھبرا جاتی ہے اور سخت پریشان ہوتی ہے مرد کو یہ یاد رکھنا چاہئے اس کا کام عورت کو ایک بالکل نئے تجربے کیلئے تیار کرنا ہے اس لئے مرد کو آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے قدم اُٹھانا چاہئے مرد یہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی کو کسی نے ہاتھ نہ لگایا ہو اس کے باوجود یہ توقع بھی رکھتا ہے کہ عورت جنسی معاملات میں تجربہ کار ہوگی اور اس معاملے میں شرم و جھجک سے کام لے گی عورت کی اس شرم و جھجک کو پیار و محبت سے دور کرنا اب مرد کی ذمہ داری ہے۔

دلہن کی اجنبیت دور کرنا

سہاگ رات خاوند کیلئے جو پہلا کام ہے وہ دلہن کی اجنبیت کو دور کرنا ہے اور دلہن کو یہ احساس دلانا ہے کہ جس گھر میں وہ دلہن بن کر آئی ہے اب یہ اس کا گھر ہے اور اس گھر کے تمام افراد اس کیلئے فیملی ممبر ہیں آج سے اس کی زندگی کے ایک نئے دَور کا آغاز ہو رہا ہے جس میں اس نے والدین کو چھوڑ کر خاوند کے ساتھ رہنا ہے اسے والدین کی جدائی برداشت کرنا ہوگی۔

دولھا کا دلھن کے سر پر ھاتھ رکھ کر دعا کرنا

دولہا اور دلہن جب ملاقات کریں تو آنے والی زندگی کو بابرکت بنانے کیلئے کچھ آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے دولہا کو اپنا ہاتھ دلہن کے سر پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کا نام لینا چاہئے اور دلہن کیلئے برکت کی دعا کرنی چاہئے تاکہ ان کی ازدواجی زندگی میں برکت آئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے تو اسے چاہئے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالیٰ کا نام لے اور برکت کی دعا کرے اور یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَمَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

نفل نماز پڑھنا

سہاگ رات دولہا اور دلہن دونوں مل کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں اس کے بعد دوسرے مشاغل میں مصروف ہوں نماز پڑھنے سے پہلے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ دلہن کے ناخنوں پر نیل پالش نہ ہو کیونکہ اگر نیل پالش لگی ہوئی ہو تو اس سے وضو نہیں ہوتا اور وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

تواضع و دلداری

سہاگ رات کو شوہر دلہن کے ساتھ نرمی اور دلداری کا رویہ اختیار کرے اور اس کی تواضع کیلئے دودھ، سویٹ ڈش یا کوئی مشروب وغیرہ پیش کرے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ پہلی ملاقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طریقے پر عمل فرمایا تھا۔

تحفہ دینا

سہاگ رات بیوی کو تحفہ دینا پیار و محبت کی نشانی ہے اس سے میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے اُنس محبت، اُلفت، چاہت، پیار اور رغبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ شوہر بیوی کو اپنی حیثیت کے مطابق تحفہ دے۔

مباشرت سے پہلے بوس و کنار اور جنسی چھیڑ چھاڑ کرنا

جب مباشرت کرنے کا ارادہ کرے تو مباشرت سے قبل عورت کو بھی جماع کیلئے جسمانی وذہنی طور پر تیار کرے عورت کے جسم کے بعض اعضاء ایسے ہیں جن کو چومنے، چوسنے، گدگدانے، مسلنے، چھونے اور ہاتھ لگانے سے عورت ایک خاص قسم کی لذّت محسوس کرتی ہے اور اس میں جنسی تحریک پیدا ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ مرد عورت کے ساتھ جنسی چھیڑ چھاڑ کرے بیوی کے ساتھ بوس و کنار کرے اس کی زبان، پستان، لب، رُخسار وغیرہ کو چھوئے، چوسے اور اس کے ساتھ بغل گیر ہو اور اس کے عضو مخصوصہ کو چھونے اور سہلانے کے مختلف طریقوں سے جنسی عمل کیلئے تیار کرے تا کہ اس کی شہوت اُبھر آئے اور اسے بھی جماع سے لذت حاصل ہو جو مرد کو حاصل ہوتی ہے۔

مباشرت سے قبل عورت کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنے کی وجہ سے عورت کے عضو خاص میں رطوبت اور چکناہٹ پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے عورت کو دخول کے وقت تکلیف نہیں ہوتی اور یہ رطوبت اور چکناہٹ مرد کیلئے بھی آسانی پیدا کر دیتی ہے مرد کو بیوی کا ساتھ دینا چاہئے اور اس کی جنسی تسکین کا بھی خیال رکھنا چاہئے جب تک عورت کا انزال نہ ہو اس کو اپنا عضو خاص فرج میں ہی رکھنا چاہئے تا کہ عورت کو بھی مکمل جنسی تسکین حاصل ہو۔

صحبت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ٥

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور جو اولاد ہمیں دے شیطان کو اس سے دُور رکھ۔ (صحیح مسلم)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ دعا پڑھ لینے کے بعد اگر اللہ انہیں اولاد سے نوازے گا تو شیطان وغیرہ انہیں کبھی نقصان نہیں پہنچا ئیں گے۔

پردۂ بکارت

یہ عورت کے عضو مخصوصہ کے اندر اوپر کی طرف ایک جھلی نما پتلا سا پردہ ہوتا ہے یہ جھلی پھٹنے کے بعد سمٹ جاتی ہے اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پردۂ بکارت صرف جماع کرنے سے ہی پھٹتا ہے اور یہ کہ پہلی مباشرت کے وقت پردۂ بکارت کا ہونا لازمی ہے اور جس کنواری عورت کا پردۂ بکارت ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عورت نیک سیرت ہے اور اس نے شادی سے پہلے کسی کے ساتھ ملاپ نہیں کیا اور جس عورت کا پردۂ بکارت پھٹا ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عورت بدچلن ہے اور شادی سے پہلے کسی کے ساتھ جماع کرچکی ہے۔ یہ سوچ اور نظریہ بالکل غلط ہے کہ شادی کی پہلی رات ہی پردۂ بکارت پھٹنا چاہئے اور یہ کنوارا پن کی علامت ہے سائنس اس بات کا اعتراف کرچکی ہے کہ کنوارا پن کی علامت پردۂ بکارت نہیں ہے پردۂ بکارت شادی سے پہلے مباشرت کے بغیر بھی کھیل کود اور اُچھلنے وغیرہ سے بھی پھٹ سکتا ہے۔ پردۂ بکارت معمولی سی وجہ سے یا خود بخود بھی پھٹ سکتا ہے اور اگر شادی سے پہلے نہ پھٹا ہو تو شب عروسی میں پہلی مباشرت کے وقت بھی پھٹ سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ شب عروسی میں نہ پھٹے دو تین دِن بعد پھٹے یا پھر آپریشن کے ذریعے پھاڑنا پڑے۔

آداب مباشرت

طہارت و نفاست

اسلام نے طہارت ونفاست پر بہت زور دیا ہے یہ ایسی چیز ہے کہ اس سے انسان کی طبیعت اور دل ودماغ تروتازہ رہتا ہے۔ سستی اور کاہلی دور ہوتی ہے کوئی بھی نیک سیرت نفاست پسند، حساس اور سلیم طبع انسان کسی ایسے انسان کو پسند نہیں کرتا جس کی طبیعت میں گندگی اور خباثت ہو۔

وُضو کرنا

مباشرت کا پہلا ادب یہ ہے کہ پہلے آدمی وُضو کا اہتمام کرے اسلام انسان کو ہمیشہ باوضو رہنے کی تلقین کرتا ہے یہاں تک کہ باوضو ہونا سونے کے آداب میں سے ہے۔

جماع سے قبل وضو اور جدید سائنس

جماع دراصل مکمل سائنسی اور ایک اشتقالی عمل ہے اس میں خون کی گردش تیز ہوجاتی ہے جب اس عمل کے دَوران خون تیز ہوتا ہے تو بلڈ پریشر ہائی ہوجاتا ہے اس سے بچنے کیلئے وضو ایک مناسب اور موزوں عمل ہے اگر جماع سے قبل وضو کرلیا جائے توسرعتِ انزال کی تکلیف میں فائدہ ہوگا۔ جماع سے پہلے اللہ کا نام لینا چاہئے یعنی بسم اللہ پڑھنا چاہئے اس حمل سے اگر کوئی بچہ ہوا تو قیامت تک اس کی نسل درنسل جتنے سانس لیں گے آپ کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

فضول گفتگو سے اجتناب

مباشرت کے وقت فضول گفتگو کرنا مکروہ ہے اسی طرح جماع کے وقت بھی بولنا مکروہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اس کی وجہ سے اولاد گونگی اور لکنت دار پیدا ہوگی۔

قبلہ رُخ نہ ہونا

مباشرت کے آداب میں سے ہے کہ آدمی اس وقت قبلہ رخ نہ ہو۔ جماع کے وقت قبلہ رُخ ہونا مکروہ ہے۔

صفائی کیلئے علیحدہ کپڑا

عورت کیلئے مستحب ہے کہ اس موقع پر ایک الگ کپڑا رکھے تاکہ وہ اس کپڑے سے مباشرت کے بعد صفائی کرسکے اس کے بعد مرد اس کپڑا سے اپنی الاُنثی وغیرہ صاف کرے۔ اگر دوبارہ جماع کرنے کا اِرادہ ہو تو پہلے عضو خاص کو دھو لینا چاہئے پھر وضو کرلینا چاہئے۔

ہم بستری کے وقت مدھم روشنی یا اندھیرا

ہم بستری کرتے وقت روشنی مدھم ہو تو پر لطف ہم بستری ہوگی کیونکہ ہمبستری کا عمل مسلسل اور پر سکون عمل ہے اس پر سکون عمل کیلئے پر سکون ماحول چاہئے اور وہ ماحول تیز روشنی میں یکسر ناممکن ہے اسلام کے نزدیک بھی بہتر ہے۔

ایک بیوی کا دوسری بیوی کو علم نہ ہو

آدمی کی ایک سے زائد بیویاں ہوں تو وہ ایک سے اس طرح مباشرت کرے کہ دوسری کو اس کی آہٹ تک سنائی نہ دے انسانی دماغ میں ایک پہلو ہمیشہ احتیاط کا رہا ہے اس احتیاط کی وجہ سے انسان زندگی میں بے شمار حادثات سے محفوظ رہتا ہے یہی پہلو عورت میں دوسری عورت کے حوالے سے ہے خصوصاً اس کے شوہر کا اس سے تعلق ہو چاہے بیوی ہونے کے ناطے یا دوست ہونے کے ناطے اگر مرد اپنی بیوی سے اس انداز میں ہم بستری کرے کہ دوسری بیوی اس کے اس عمل کو دیکھ رہی ہو تو اس کے اندر حسد کی وجہ سے ایک خاص رطوبت پیدا ہوتی ہے جو دِل اور اعصابی امراض کا باعث بنتی ہے۔

مجامعت سے قبل عورت کا ٹھنڈے پانی سے اِستنجا کرنا

عورت کا جماع سے پہلے ٹھنڈے پانی سے استنجا شہوت میں اِضافے اور انزال میں جلدی کا باعث ہوتا ہے مزید یہ کہ اس سے فرج میں تنگی اور لذت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ستر پوشی

مباشرت کے وقت آدمی کو بالکل برہنہ نہیں ہونا چاہئے جہاں تک ممکن ہو ستر پوشی سے کام لینا چاہئے شریعت نے بالکل برہنہ ہونے سے منع کیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو اسے چاہئے کہ وہ پردہ سے رہے گدھے کی طرح بالکل بے لباس نہ ہو جائے مباشرت کے وقت اتنا ہی ستر کھولنا چاہئے جتنی ضرورت اور اس مقصد کیلئے اوپر کوئی کپڑا یا چادر وغیرہ اوڑھ لینی چاہئے۔

ہمبستری کا سُنّت طریقہ

جو وقت تمام شرعی ممانعتوں سے خالی ہو اس میں تین نیتوں :۔

۱ طلب ولد صالح کہ توحید و رسالت کی شہادت دے۔ اُمتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اِضافہ ہو۔

۲ بیوی کا ادائے حق اور اسے پریشان خاطری و پریشان نظری سے بچانا۔

۳ یادِ الٰہی میں و اعمالِ صالحہ کیلئے اپنے قلب کا اس تشویش سے فارغ کرنا یوں کہ نہ اپنی برہنگی ہو نہ عورت کی کہ حدیث میں ممانعت سخت (یعنی ضرورت کی جگہ سے کپڑا ہٹایا جائے) اس وقت نہ رو بقبلہ ہو نہ پشت بقبلہ، عورت چت ہو اور یہ اکڑوں بیٹھے (جس طرح استنجاء کے دَوران بیٹھتے ہیں) اور بوس و کنار و مسائی و ملاعبت (کھیل چھیڑ چھاڑ) سے شروع کرے جب عورت کو بھی متوجہ پائے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا کہہ کر آغاز کرے اس وقت کلام اور عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ کرے بعد فراغت فوراً جدا نہ ہو یہاں تک کہ عورت کی بھی حاجت پوری (یعنی فارغ) ہو کہ حدیث میں اس کا بھی حکم ہے اللہ عزّ وجلّ بے شمار دُرودیں ان پر جنہوں نے ہم کو ہر بات میں تعلیم خیر دی اور ہماری کسی حاجت دینی و دُنیوی کو مہمل نہ چھوڑا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم حصہ دوم صفحہ ۱۶۱)

حمل سے لڑکا پیدا ہو

تفسیر جلالین کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں، جب شہوت بھڑک اُٹھے ٹانگوں کو اُٹھائے نرمی سے داخل کرے اور نرمی سے ہی حرکت کرے ورنہ دونوں کی کمر بیکار ہوجائے گی وقتِ جماع پستانوں کو بھی ملے جب عورت کی فراغت کا احساس ہو پھر عضو اندر نہ رکھے ورنہ کمزوری آئے گی لیکن باہر فارغ نہ ہو کہ عورت کو تکلیف ہوگی فراغت ہوگی کے بعد دائیں جانب ہو کر باہر نکالے۔ کہتے ہیں کہ اس طرح حمل سے اگر نطفہ قرار پائے تو لڑکا پیدا ہوگا اس کے بعد مرد و عورت باریک و نرم کپڑے سے اپنے اپنے اندام صاف کریں۔ کپڑا علیحدہ علیحدہ ہونا چاہئے ورنہ نفرت پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ عورت کو دائیں کروٹ پر سونے کا حکم کرے تاکہ اگر نطفہ قرار پائے تو لڑکا پیدا ہو۔ اگر بائیں پہلو پر سوئے گی تو لڑکی پیدا ہوگی عمدہ جماع وہ جس کا نتیجہ دل کی تازگی، طبیعت کی فرحت اور برا جماع وہ جس کا نتیجہ لرزہ و تنگی نفس، دل کی کمزوری، طبیعت کا متلانا اور محبوبہ کا پسند نہ آنا ہو۔

(ماخوذ مجربات سیوطی، صفحہ ۴۱ تا ۴۳)

ملاپ میں وقفہ

ایک جنسی ملاپ سے دوسرے جنسی ملاپ کے درمیان وقفہ کرنا چاہئے لیکن اس کیلئے کوئی باقاعدہ اُصول مقرر نہیں ہے اس کا انحصار ہر شخص کی اپنی صحت اور خواہش پر ہے اگر مباشرت کے بعد تھکن محسوس ہو تو جنسی ملاپ میں زیادہ وقفہ کرنا چاہئے اور جب جنسی ملاپ کے بعد فرحت محسوس ہو تو اس کا مطلب ہے کہ جنسی ملاپ میں زیادتی نہیں ہو رہی اس صورت میں وقفہ اپنی خواہش کے مطابق کرنا چاہئے۔

۱......ایک ہی بیوی ہے مگر مرد عبادت کے باعث اس کے پاس نہیں رہتا تو عورت شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہے اور اسے حکم دیا جائیگا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے کہ حدیث میں فرمایا، و ان لزوجك عليك حقا تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ روز مرہ شب بیداری اور روزے رکھنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے۔ رہا یہ ہے کہ اس کے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے؟ اس کے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ چار دِن میں ایک دن عورت کیلئے اور تین دن عبادت کیلئے (بہارِ شریعت ہفتم ۴۳) یہ تین دن عبادت کیلئے وہ دیئے گئے کہ اگر یہ شخص چار بیویاں رکھتا تو ضرور وقفہ آتا اب تین بیویوں کی جگہ تین دن عبادت اور بیوی کو تین دن وقفوں کے بعد چوتھا دن۔

۲......حکیم ڈاکٹر جسمانی کمزوری اور ناقص غذا کے پیش نظر کم از کم چھ دن اور زیادہ سے زیادہ ستائیس دن وقفہ بیان کرتے ہیں یعنی چوتھے ہفتے کے آخری دن۔

۳......بعد نکاح اوّل بار جماع کرنا واجب ہے پھر مسنون اور جو شخص اپنی جوان عورت سے بلا عذر چالیس روز جدا رہے جماع نہ کرے وہ گنہگار ہوگا یعنی اتنی مدت بیوی سے دُور رہنا ممنوع کہ جس میں اسے پریشان نظری و پریشان خطری ہوتی ہے۔

(اسوۂ حسنہ ملخصاً)

٤......گاہ بگاہ بیوی سے جماع کرنا واجب ہے جس میں اسے پریشان نظری پیدا نہ ہو اور اس کی رضا کے بغیر چار ماہ تک ترکِ جماع بلا عذر صحیح شرعی ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ کتاب الطلاق مطبع ڈجکوٹ ص ۷۰۹ بادنیٰ تغیر)

۵......**عورت** کو چھوڑ کر سفر پر جانا اگر کسی ضرورت کی بنا پر ہو تو اس سفر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ جس قدر میں ضرورت پوری ہو۔ ہاں بعد انقضائے حاجت تعجیل مامور بہ ہے اور اگر بے ضرورت ہو تو چار ماہ سے زائد ہرگز سفر میں نہ ٹھہرے۔ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا حکم فرمایا۔ یہ فیصلہ خلافتِ راشدہ کے دور کا تھا۔ آج میاں بیوی دونوں کیلئے اتنے عرصے میں زِنا کے اسباب سے بچنا بہت مشکل ہے۔ (انیس احمد نوری)

٦......**اگر** مرد جماع پر قادر ہے پھر جماع نہیں کرتا خواہ ابتداء خواہ مطلق پاس نہ جانے کا اِرادہ کرلیا اور عورت کو اس سے ضرر ہے تو قاضی مجبور کرے گا کہ جماع کرے یا طلاق دے اگر نہ مانے تو قید کرے گا اور اگر پھر بھی نہ مانے تو مارے گا یہاں تک کہ دونوں باتوں میں سے ایک کرے (یعنی جماع یا طلاق)۔ (فتاویٰ رضویہ کتاب الطلاق صفحہ ۲۰۹)

۷......**جلد جلد** صحبت کرنے سے دماغ بھی کمزور ہوگا اور بینائی بھی۔ (حاشیہ تحفہ نصائح صفحہ ۴۵) ہر ماہ کی پہلی رات اور پندرہویں شب اور آخری شب جماع نہ کیا جائے کہ ان راتوں میں شیاطین جمع ہوتے ہیں اسی طرح ہر اتوار اور بدھ کی شب پرہیز چاہئے۔ (اسوہ حسنہ اور حاشیہ تحفہ نصائح)

۸......**جو** دو بیویاں رکھتا ہو تو ایک کمرہ میں دونوں سے مباشرت بے پردہ مکروہ اور بے حیائی کا مرتکب...... مرد کو بیوی سے حجاب نہیں تو عورت کو عورت سے تو ستر فرض (یعنی جسم کا وہ حصہ جسکا چھپانا فرض) اور حیاء لازم ہے۔ (بحر الرائق و فتاویٰ رضویہ جلد دہم حصہ اوّل صفحہ ۲۰۶)

۹......**بعد** جماع مرد عورت کے اور عورت مرد کے راز اور پوشیدہ بات کسی پر ظاہر نہ کرے۔ (اسوہ حسنہ مولانا حشمت علی) یونہی جماع کے دوران کوئی عورت یا مرد روشندان کھڑکی یا دروازہ کے روزن سے دیکھنے کی کوشش نہ کرے کہ اندر سے کسی چیز سے روزن میں جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ ۷۶)

جماع کے فوراً بعد پانی پینا

اطباء کی تحقیق سے ثابت ہے کہ مجامعت کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہئے ایسا کرنے سے تنفس یعنی دَمہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے اسی وجہ سے معدہ پُر ہونے کی حالت میں جماع کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ جب معدہ پُر ہوتا ہے تو جماع کی حرارت سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔

دورانِ حمل مباشرت

قرآن وسنت میں حمل کے دوران اپنی بیوی سے مباشرت کی ممانعت کا کوئی ذِکر نہیں ہے اس لئے تمام حالات میں یہ جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ یہ مسئلہ طبعی اور نفسیاتی ہے اپنے طبعی اثرات کے لحاظ سے حمل کے نو جہتوں کو تین تین مہینوں کے تین وقفوں میں تقسیم کیا گیا ہے ابتداء کے تین مہینوں میں مجامعت کی کوئی ممانعت نہیں ہے البتہ اس کے وقفے کو نسبتاً بڑھا دینے کو بہتر سمجھا گیا ہے اور اس عرصے میں مجامعت کے دوران نرمی اور سہولت کا لحاظ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے اس احتیاط کو ملحوظ نہ رکھنے کی صورت میں اسقاطِ حمل ہو سکتا ہے خاص طور پر اس کے پچھلے حمل میں اس عرصے میں اگر اسقاط ہو چکا ہو تو اور ابھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ حمل کی دوسری سہ ماہی میں اسقاطِ حمل کا امکان کافی کم ہو جاتا ہے البتہ اس مدت میں بھی مجامعت کے وقفہ کو بڑھا دینا بہتر ہے اور نرمی اور سہولت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

حمل کی تیسری سہ ماہی یعنی ساتویں سے نویں مہینے میں مباشرت کے وقفہ کو مزید بڑھا دینے کی ضرورت ہے اس سبب سے اس میں نرمی اور آہستگی کا لحاظ بھی ضروری ہے جس سے عورت کے پیٹ پر دباؤ کم سے کم پڑے البتہ جب مباشرت سے عورت کے پیٹ یا بچہ دانی میں سخت دَرد محسوس ہوتا ہو یا بچہ دانی سے خون آنا شروع ہو جائے یا وضع حمل کی صریح علامات ظاہر ہونے لگیں تو ایسی صورت میں مباشرت کو لازمی طور پر ترک کر دینا چاہئے۔ دورانِ حمل عورت کی صحت اور اس کی خواہش کا خیال رکھنا چاہئے۔

قرآنِ پاک میں ہے، تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ۔

دُبر سے مباشرت

مباشرت جائے پیدائش کے علاوہ یعنی دُبر میں کرنا قطعی حرام ہے۔ دبر میں مباشرت کرنا جسمانی طور پر بھی بہت نقصان دہ ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، تمہاری عورتیں (گویا) تمہاری کھیتی ہیں تو جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ۔ قرآن مجید کی اس آیتِ مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری بیویاں تمہاری ملکیت ہیں تم جس طرح چاہو ان سے مباشرت کرو یعنی کسی خاص طریقے سے مباشرت کرنا واجب نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی مرضی سے مباشرت کا طریقہ اختیار کرنے میں اختیار دیا ہے کہ جو طریقہ و انداز تمہیں پسند ہے، اس طریقے سے کرو یعنی لیٹ کر، کھڑے ہوکر، بیٹھ کر، آگے سے پیچھے سے (یعنی مقام اگلا استعمال کرو) لیکن جو طریقہ بھی اختیار کرو مباشرت فرج میں ہی ہونی چاہئے دبر میں مباشرت کرنا جائز نہیں حرام ہے اور بہت سخت گناہ ہے۔ دبر میں مباشرت کرنا کتنا غلط اور ناپسندیدہ اور موجب گناہ فعل ہے اس کا اندازہ ہمیں اس حدیثِ پاک سے ہوتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص لعنتی ہے جو بیوی کی دبر میں مباشرت کرتا ہے۔ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت کی دُبر میں مباشرت کرتا ہے۔

مباشرت سے قبل چھیڑ چھاڑ

چھیڑ چھاڑ کرنا جماع سے قبل ضروری ہے کہ مرد عورت کے ساتھ جنسی چھیڑ چھاڑ کرے تا کہ اس کی شہوت اُبھر آئے اور اسے بھی جماع سے وہ لذت حاصل ہو جو مرد کو حاصل ہوتی ہے۔ اسلام کے نزدیک بیوی سے جماع سے قبل جنسی کھیل، بیوی کے ساتھ بوس وکنار، اس کی زبان، پستان، لب، رُخسار وغیرہ کو مسلنے اور چوسنے اور عضو مخصوصہ کو چھونے اور سہلانے کو مختلف طریقوں سے مباشرت کیلئے ہموار اور تیار کرنا ضروری ہے۔ چھیڑ چھاڑ کے بغیر اچانک مباشرت کی صورت میں عورت کے عضو خاص میں رطوبت اور چکناہٹ کے پیدا نہ ہونے کے سبب سے اس کو تکلیف بھی ہوسکتی ہے اور جنسی تسکین تو اپنی جگہ یہ ناگوار مباشرت اس کیلئے اذیت بھی ہوسکتی ہے۔ جدید ماہرین جنسیات کے مطابق جس کی تجربہ سے تصدیق ہوتی ہے۔

مرد کی طرف سے مباشرت میں ٹھہراؤ کے علاوہ اس کے بعد بیوی سے مرد کو صحبت کے دوسرے طریقوں کے ذریعے بھی مکمل جنسی تسکین کا سامان فراہم کرنا چاہئے مباشرت کے بعد کے مطلوبہ طریقے میں محبت کے عمل کو اچانک ختم کر دینا مناسب نہیں ہے اس لئے مجامعت کے عمل کے بعد مرد کا جنسی تناؤ بہت جلد ختم ہوجاتا ہے جب کہ عورت کی یہ کیفیت نسبتاً دیر میں زائل ہوتی ہے اس لئے مجامعت کے فوراً بعد مرد کو مکمل طور پر لاتعلق نہیں ہونا چاہئے ایسا کرنے سے اس کی شریک حیات کا جنسی تناؤ پوری طرح تسکین حاصل کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ بیماری کی حالت میں اور سخت تھکاوٹ کی حالت میں مباشرت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مباشرت کے فوراً بعد غسل سے احتیاط کرنی چاہئے۔

بچے کی پرورش

بچے کی پرورش اس انداز سے کی جائے کہ اسے ہر میدان کا سپاہی بنایا جائے۔ زندگی کے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہ کیا جائے بچپن سے ہی اس کی تعلیم میں دلچسپی پیدا کی جائے ماں کی گود میں ہی اسلام کی بنیادی تعلیم فراہم کی جائے تعلیم کی تقسیم نہ کی جائے دینی تعلیم اور دنیاوی تعلیم کا نظریہ اسلام کا نظریہ نہیں ہے۔ اسلام میں جدید و قدیم تعلیم کی تفریق نہیں ہے۔ اسلام کے نزدیک ہر وہ تعلیم دینی ہے اور اس کا حاصل کرنا ضروری ہے جو انسان اور اسلام کیلئے فائدہ مند ہے اس میں دینی، مذہبی، سائنسی، جغرافیائی، انگریزی قدیم و جدید شامل ہو جاتی ہے اس لئے بچے کو ہر قسم کی تعلیم دلوائی جائے۔ بچے کی پرورش اس انداز سے کی جائے کہ وہ ہر میدان کا اعلیٰ درجے کا سپاہی ہو: جب مسجد میں جائے تو اعلیٰ درجے کا نمازی ہو، جب گھر میں آئے تو اعلیٰ اخلاق کا اور اچھی عادات و اطوار کا مالک ہو، جب کلاس میں ہو تو اعلیٰ درجے کا طالبِ علم ثابت ہو سکے۔ بچوں کے ساتھ پیار محبت کرنا اور شفقت کے ساتھ پیش آنا بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مہربانی کرنے والا نہیں دیکھا۔ (مسلم)

بچے کو ماں کا دودھ پلانے کے فوائد

ماں کا بچے کو دو سال دودھ پلانا بچے کیلئے بھی اور ماں کیلئے بھی فائدہ مند ہے۔ ماں کا دودھ بچے کیلئے غذا بھی ہے اور شفاء بھی ہے ماں کا دودھ پینے سے بچہ تندرست اور صحت مند رہتا ہے۔ بیماریوں کا کم شکار ہوتا ہے اگر ماں بچے کو دودھ نہ پلائے تو بچے کی صحت متاثر ہوتی ہے جن بچوں کو بچپن میں ماں کا ددھ نہیں پلایا جاتا وہ بڑے ہو کر بھی کمزور اور بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔

بچے کو ماں کا دودھ پلانے کی حکمت اور روحانی فائدہ یہ ہے کہ ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہے تو اس کے بچے پر حقوق اور احسان بڑھ جاتے ہیں اور اس کی اُلفت و چاہت اور پیار و محبت میں بھی اِضافہ ہو جاتا ہے ماں کے ساتھ ساتھ بچے کے دل میں بھی ماں کی محبت اور چاہت بڑھے گی بچہ فرمانبردار اور مؤدب ہو گا اور ماں کے حقوق ادا کرے گا۔

ختنہ

ختنہ کرنا سنت ہے بہتر یہ ہے کہ ختنہ عقیقہ کے ساتھ ہی کردیا جائے ختنے کی عمر سات سال سے بارہ سال تک ہے اس سے زیادہ لیٹ نہیں کرنا چاہئے۔ختنہ بچپن میں ہی کردیا جائے تو زخم جلدی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

عقیقہ

عقیقہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بچہ جب سات دِن کا ہو جائے تو عقیقہ کیا جائے اگر ساتویں دِن نہ ہو سکے تو پیدائش کے پندرھویں یا اکیسویں دن کیا جائے۔لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے۔بکری کی عمر کم از کم ایک سال ہونی چاہئے۔بہتر یہ ہے کہ گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ایک حصہ فقراء وغرباء میں،ایک حصہ رشتہ داروں اور قرابت داروں میں اور دوست احباب میں تقسیم کیا جائے،اور ایک حصہ گھر میں پکا کر کھالیا جائے۔عقیقہ میں ایک بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس میں نمود ونمائش کا عنصر نہ پایا جائے فقط سنت کی نیت سے ہو۔کچا گوشت تقسیم کرنا بھی جائز ہے اور پکا کر تقسیم کرنا بھی جائز ہے۔

☆ .... ☆